احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 26 مئی 2014ء 26 رجب 1435 ہجری 26 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 119

کروتوبہ

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت　　دکھاؤ جلد تر صدق و اِنابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت　　کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مارچ 2010ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں:۔

1938ء کا واقعہ ہے کہ ہمارے حلقہ انتخاب (حافظ آباد) میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کے لئے دو امیدوار کھڑے ہوئے۔یعنی ایک چوہدری ریاست علی چٹھہ تھے اور دوسرے میاں مراد بخش صاحب بھٹی۔ یہ دونوں امیدوار علاقہ کے احمدیوں سے ووٹ دینے کے لئے درخواست کررہے تھے۔لیکن محترم میاں سردار خان صاحب ان کو یہی جواب دیتے تھے کہ جب تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ (خلیفہ ثانی) کی طرف سے کوئی فیصلہ صادر نہ ہو وہ کسی امیدوار کے حق میں وعدہ نہیں کرسکتے۔......حضرت مولانا راجیکی صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے ساتھ تشریف لے گئے اور گاؤں کی بھری مجلس میں جس میں علاوہ احمدیوں کے بہت سے غیر احمدی بھی موجود تھے یہ ہدایت سنائی کہ اسمبلی کی نشست کے لئے ووٹ چوہدری ریاست علی صاحب چٹھہ کو دئے جائیں۔(ان دو میں سے ایک کو)۔ یہ خلافِ توقع فیصلہ سن کر علاوہ احمدیوں کے تمام حاضرین جو چوہدری ریاست علی کے مخالف تھے غصہ سے تِلملا اٹھے اور احمدیوں کے خلاف سبّ وشتم اور مخالفانہ مظاہروں سے اس علاقہ کی فضا کو خراب کردیا۔ہم نے اس مخالفت کو صبر واستقلال سے برداشت کیا۔

اس موقع پر علاقہ کے ایک بھٹی رئیس حاتم علی نامی نے تو مخالفت انتہا کو پہنچا دی۔اور جوشِ غیظ میں نہ صرف یہ کہ عام احمدیوں کو گالیاں دیں، بلکہ حضرت مولانا صاحب اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت اقدس مسیح موعود کو بھی بڑی سبّ وشتم (بیہودہ ذہنی) کا نشانہ بنایا۔اور ان بزرگ ہستیوں کی سخت ہتک اور توہین کا ارتکاب کیا۔کہتے ہیں جب اس کی بدزبانی کی انتہا ہوگئی تو حضرت مولانا راجیکی صاحب نے حاضرین مجلس کے سامنے ان کو (مخالفین کو) ان الفاظ میں مخاطب کیا کہ حاتم علی! دیکھ اس قدر ظلم اچھا نہیں۔تیرے جیسوں کو خدا تعالیٰ زیادہ مہلت نہیں دیتا۔یادرکھ اگر تُو نے توبہ نہ کی تو جلد پکڑا جائے گا۔حضرت مولوی صاحب مجمع عام میں یہ الفاظ کہہ کر اور احبابِ جماعت کو صبر کرنے اور (۔) کی دعا پڑھتے رہنے کی تلقین کرکے واپس قادیان تشریف لے گئے۔حاکم علی آپ کے جانے کے معاً بعد بعارضہ سِل بیمار ہوگیا اور مقامی طور پر علاج کی کوشش بھی کی اور میو ہسپتال کے ماہر ڈاکٹروں سے علاج بھی کروایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور چار ماہ کی تکلیف دہ بیماری کے بعد یہ اپنی تمام تر دولت اور جاہ وجلال کے باوجود فوت ہوگیا،اس دنیا سے چلا گیا۔

(ماخوذ از حیات قدسی حصہ پنجم صفحہ 639-637 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)
(الفضل 11 مئی 2010ء)

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ زمانے میں بڑھتی ہوئی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2006ء کو فرمایا:۔

”اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت الذکر) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے ...... اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔“

(روزنامہ الفضل 28 مارچ 2006ء)

حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء اور ایسے احمدی نوجوان جو اپنی زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ اپنی درخواست مع مکمل کوائف والد/ سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں۔مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کردیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدواران کیلئے عمر کی حد 20 سال اور انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔

☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

☆ داخلہ کے لئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیابی اور صحت درجہ اول ہونا ضروری ہے۔

ہدایات

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے

باقی صفحہ 8 پر

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 4/اپریل 2014ء

س: خطبہ کے مضمون کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! آج میں حضرت مسیح موعود کی محبت الٰہی سے متعلق کچھ تحریرات پیش کروں گا......جن میں آپ نے محبت الٰہی کی حقیقت اور تعریف بھی بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا راز اور طریق اور اس کی گہرائی اور فلاسفی بھی بیان فرمائی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے حقیقی محبت کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

ج: محبت کوئی تصنع اور تکلف کا کام نہیں بلکہ انسانی قویٰ میں سے یہ بھی ایک قوت ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا ایک چیز کو پسند کر کے اس کی طرف کھنچے جانا اور جس قدر زیادہ محبت ہوتی ہے اسی قدر انسان بالطبع اپنے محبوب کی صفات کی طرف کھینچا جاتا ہے یہاں تک کہ اسی کا روپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

(نورالقرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 430)

س: حضور انور نے محبت میں کاملیت کیلئے کن چیزوں کی ضرورت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! جب تک تمام صفات کا علم نہ ہو معرفت نہیں ہوسکتی اور معرفت کے بعد انسان جب آگے مزید بڑھتا ہے تو وہ محبت ہے اور محبت اسی وقت کامل ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنایا بھی جائے۔

س: محبت کی حقیقت اور اس کا حصول کن امور کا متقاضی ہے؟

ج: ”محبت کی حقیقت بالالتزام اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان سچے دل سے اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق اور عبادات پسند کرے اور ان میں فنا ہونے کے لئے بدل وجان ساعی ہو، تا اپنے محبوب میں ہو کر وہ زندگی پاوے جو محبوب کو حاصل ہے۔

(نورالقرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 431)

س: محبت الٰہی کے حوالہ سے فتح مسیح کے اعتراض کا حضرت مسیح موعود نے کیا جواب دیا؟

ج: ”یہ اعتراض کیا ہے کہ (۔) لوگ خدا کے ساتھ بھی بلاغرض محبت نہیں کرتے ان کو یہ تعلیم نہیں دی گئی کہ خدا اپنی خوبیوں کی وجہ سے محبت کے لائق ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض درحقیقت انجیل پر وارد ہوتا ہے نہ قرآن پر کیونکہ انجیل میں یہ تعلیم ہرگز موجود نہیں کہ خدا سے محبت ذاتی رکھنی چاہئے اور محبت ذاتی سے اس کی عبادت کرنی چاہئے مگر قرآن تو اس تعلیم سے بھرا پڑا ہے اور مومنوں کی یہی شان ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر خدا سے محبت رکھتے ہیں“۔ (البقرہ:166)

(نورالقرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 436)

س: حقوق العباد کی وضاحت حضور نے کن الفاظ میں بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! مؤمن کافر پر بھی شفقت کرے یہ حق العباد ہے اور گہرائی میں جا کر اس کی ہمدردی کی ضرورت اگر ہو تو ضرور کرے۔ اس کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کا غمگسار ہو۔

س: حضرت مسیح موعود نے احسان کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

ج: ”احسان کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ ایسے طور سے عبادت کرے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ یعنی محسن کی شکل جب سامنے آتی ہے تو تبھی اس کے احسان بھی یاد آتے ہیں یا جب احسان یاد کرے تو محسن کی شکل سامنے آ جائے تو مزید زیر احسان انسان ہوتا ہے۔“

(نورالقرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 436)

س: قرآن کریم میں کس عبادت کا نام احسان ہے؟

ج: انسان ایک صاف نظر سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو دیکھتا ہے اور یہ رویت اس قسم کی صاف اور یقینی ہوتی ہے کہ وہ ایسے محسن کی عبادت کرنے کے وقت اس کو غائب نہیں سمجھتا۔

(نورالقرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 438)

س: خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں کس مرتبہ کو ایتاء ذی القربیٰ سے تعبیر کیا ہے؟

ج: ”جب انسان ایک مدت تک احسانات الٰہی کو بلاشرکت اسباب دیکھتا رہے اور اس کو حاضر اور بلاواسطہ محسن سمجھ کر اس کی عبادت کرتا رہے تو اس تصور اور تخیل کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ذاتی محبت اس کو جناب الٰہی کی نسبت پیدا ہو جائے گی۔......

اور یہ وہ مرتبہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے لفظ ایتاء ذی القربیٰ سے تعبیر کیا ہے۔“

(نورالقرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 439)

س: حضور نے سچی محبت کی کیا علامت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! ”سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اُس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے۔

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 378)

س: حضرت مسیح موعود نے کچھ لوگوں کی کثرت استغفار کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

ج: ”خدا سے کامل طور پر پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے۔ اور استغفار کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعف بشریت انسان سے صادر ہوتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کیلئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے۔ چھپی رہے کمزوری۔ ظاہر نہ ہو۔

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 379)

س: گناہوں کو دور کرنے اور اعمال صالحہ کی توفیق پانے کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: ”گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پرجوش محبت اور محبانہ یاد الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے......۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 128)

س: حضرت مسیح موعود نے دیدار الٰہی کے حصول کا کیا ذریعہ بیان فرمایا؟

ج: ”قرآن شریف اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدارِ الٰہی میسر آ سکتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے......یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اِسی دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیار کنندہ ہے پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو (الکہف:111) یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ میں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو......۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 154)

س: حضور انور نے محبت الٰہی کے معیار کا ذکر کن الفاظ میں کیا؟

ج: ”اگر یہ معلوم کر لو کہ تم میں سے ایک عاشق صادق کی سی محبت ہے جس طرح وہ اس کے ہجر میں اس کے فراق میں بھوکا مرتا ہے پیاس سہتا ہے نہ کھانے کی ہوش نہ پانی کی پرواہ۔ نہ اپنے تن بدن کی کچھ خبر اسی طرح تم بھی خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے پھر اگر ایسے تعلق میں انسان مر بھی جاوے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے۔

س: اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا؟

ج: ”جب اللہ تعالیٰ سے بالکل راضی ہو جاوے اور کوئی شکوہ شکایت نہ رہے اس وقت محبت ذاتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب تک خدا سے محبت ذاتی پیدا نہ ہو تو ایمان بڑے خطرے کی حالت میں ہے لیکن جب ذاتی محبت ہو جاتی ہے تو انسان شیطان کے حملوں سے امن میں آ جاتا ہے۔“

س: ایک مومن کے عشق الٰہی کے معیار کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا؟

ج: ”مؤمن کا رنگ عاشق کا رنگ ہوتا ہے اور وہ اپنے عشق میں صادق ہوتا ہے اور اپنے معشوق یعنی خدا کے لیے کامل اخلاص اور محبت اور جان فدا کرنے والا جوش اپنے اندر رکھتا ہے اور تضرع اور ابتہال اور ثابت قدمی سے اس کے حضور میں قائم ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی لذت اس کے لیے لذت نہیں ہوتی۔ اس کی روح اسی عشق میں پرورش پاتی ہے۔“

س: حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے تعلق قوی اور محبت صافی حاصل کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق قوی اور محبت صافی تب ہوسکتی ہے جب اس کی ہستی کا پتہ لگے۔

س: ایک کامل متقی کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: ”خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچاتا ہے ہر یک مکار یا نادان متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو......۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 82)

س: خدا تعالیٰ کو پانے کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: ”تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے۔ وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے وہ اسی پر تجلی فرماتا ہے جو اسی کا ہو جاتا ہے۔“

(کشف الغطاء، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 188)

س: خطبہ کے آخر میں حضور انور نے کس تمنا کا اظہار کیا؟

ج: اللہ تعالیٰ ہمیں ان معیاروں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن پر حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

☆............☆............☆

نسلوں کی بخشش کی دعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انصار کے لئے یوں دعا کی۔

اے اللہ انصار کو، ان کے بیٹوں کو، ان کے پوتوں کو، نواسوں کو اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل الانصار حدیث نمبر: 3844)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

حضرت سلطان القلم کا پیدا کردہ انقلاب انگیز لٹریچر اور ہمارا فرض

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

ہمارے ہادی ہمارے مولیٰ سیدالانبیاء، سیدالاحیاء خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خبر دی تھی کہ اس وقت جبکہ علم قرآن اٹھ چکا ہوگا مسیح موعود دنیا میں بہت سا خزانہ لوگوں میں تقسیم کرے گا یہاں تک کہ لوگ لایقبلہ احد کا مصداق بن جائیں گے اور ہر یک طبیعت اپنے ظرف کے مطابق پُر ہوجائے گی۔ (بخاری)

ظاہر ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے مومن کا مال درہم و دینار نہیں بلکہ جواہر حقائق ومعارف (متی 19,5:6)

یہی مال انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ سے پاتے ہیں۔اسی کو تقسیم کرتے ہیں اور اسی کی طرف قرآن مجید میں اشارہ ہے۔قل بفضل اللّٰہ...... (یونس:58) یعنی ان سے کہہ دے کہ خدا تعالیٰ کے فضل ورحمت سے یہ قرآن ایک بیش قیمت مال ہے سو اس کو تم خوشی سے قبول کرو۔یہ ان مالوں سے اچھا ہے جو تم جمع کرتے ہو۔یہی قرآنی خزانہ تھا جس کو دنیا بھر میں تقسیم کرنے کا مقدس فریضہ آنحضرت ﷺ کو سونپا گیا۔چنانچہ فرمایا اللّٰہ المعطی وانا القاسم (بخاری کتاب الخمس) یعنی عطا کرنے والا تو اللہ ہے مگر تقسیم میں کرتا ہوں۔ ع

دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے

سلطان القلم حضرت امام مہدی موعود نے قریباً 90 تصانیف کی صورت میں (جو کم وبیش پونے دس ہزار صفحات نظم ونثر پر مشتمل اور اردو عربی اور فارسی زبان میں ہیں) روحانی لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی اس درجہ کثرت سے لٹائے ہیں کہ عام تاریخ میں اس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

روح القدس کی تاثیر کا اعجازی اثر

اگر حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے لکھی ہوئی جملہ فصیح و بلیغ تصانیف وتالیفات پر ایک نظر ڈالی جائے تو ہر صاحب بصیرت وفراست یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ سب کتابیں جن میں ہزارہا معارف اور حقائق دینی اور قرآنی لکھے گئے ہیں سچ مچ بارگاہ ایزدی ہی سے عطا ہوئی ہیں اور روح القدس کی تائیدات الٰہیہ سے ان کے مضامین آپ کے قلب مبارک پر نازل ہوئے ہیں۔چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں۔

میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔......ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ (ملفوظات جلد 4 ص 164)

میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔ (نزول المسیح ص 434)

میں خوب جانتا ہوں کہ عربی ادب میں مجھے کہاں تک دسترس ہے لیکن جب میں تصنیف کا سلسلہ شروع کرتا ہوں تو یکے بعد دیگرے اپنے اپنے محل اور موقعہ پر موزوں طور پر آنے والے الفاظ القاء ہوتے جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد 1 ص 269)

خطبہ الہامیہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ

یہ ایک بھاری نشان الٰہی ہے ...... یہ بارگاہ الٰہی کا عظیم الشان احسان ہے ...... یہ وہ حقائق ہیں جو رب العالمین کی طرف سے بذریعہ وحی مجھے بتائے گئے ہیں۔ (تذکرہ ص 359)

درگاہ الٰہی میں کتب کی مقبولیت

حضرت مسیح موعود کی تصانیف چونکہ سراسر حضرت احدیت کے فیضان کا نتیجہ تھیں۔اس لئے وہ درگاہ الٰہی میں بھی بہت مقبول ہوئیں۔خصوصاً براہین احمدیہ، آسمانی فیصلہ، آئینہ کمالات اسلام، نور الحق اور تحفہ گولڑویہ کی تالیف پر آپ کو الہام خاص سے نوازا گیا ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے متعلق خدائے علیم نے مطلع فرمایا کہ

''یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا''۔

اعجاز المسیح کی عربی تفسیر کے بارے میں رب جلیل کی طرف سے بشارت ملی کہ منعہ مانع من السماء یعنی جو بھی مقابل پر آئے گا اس کو آسمانی روکوں کے ساتھ مقابلہ سے روک دیا جائے گا۔چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا اسی کتاب کے دوران تصنیف کا ذکر ہے کہ 15 فروری 1901ء کو تعلیم الاسلام سکول کے طلباء کا کرکٹ کا میچ تھا۔حضرت اقدس کے ایک صاحبزادے نے بچپن کی سادگی میں کہا کہ ابا آپ کیوں کرکٹ پر نہیں گئے؟ یہ معصومانہ سوال سن کر حضرت اقدس نے یہ ایمان افروز جواب دیا کہ:

''یہ لوگ تو کھیل کر واپس آجائیں گے مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جو قیامت تک باقی رہے گا''۔

(سیرت مسیح موعود ص 358 از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

اعجاز المسیح کی اشاعت کے بعد آپ نے اعجاز احمدی کا مشہور عالم اعجازی قصیدہ رقم فرمایا اور اس کے جواب پر علماء ظواہر کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کا بھی وعدہ کیا۔نیز پیشگوئی فرمائی کہ خدا تعالیٰ ان کے قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔ (اعجاز المسیح ص 37,36)

چنانچہ شیر خدا کی للکار کے سامنے علمائے عرب و عجم کی زبانیں ساکت ہوگئیں دماغ شل ہوگئے اور قلم ٹوٹ گئے۔

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

لطیفہ کی بات یہ ہے کہ 17 نومبر 1902ء کو حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے حضور پُر نور کی خدمت میں سیر کے دوران عرض کیا کہ دہلی میں ایک مولوی صاحب نے اعجاز المسیح کو دیکھ کر یہ دعویٰ کیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اس کا جواب لکھ سکتے ہیں اس پر حضور نے یہ نہایت دلچسپ جواب دیا کہ:

ان کی مثال تو اس شخص کی سی ہے جس نے مشتہر کیا کہ میری بکری شیر کو مارتی ہے اور جب لوگوں نے اس کو دیکھنا چاہا تو کہہ دیا کہ جب اس کا ارادہ ہوا اس وقت مارتی ہے اس وقت اس کا ارادہ نہیں۔ (ملفوظات جلد 4 ص 213)

مطالعہ کی اہمیت حضور کے الفاظ میں

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت امام مہدی کی شخصیت موعود ہے اسی طرح آپ کا پیدا کردہ آسمانی لٹریچر بھی موعود ہے جس کو حرز جان بنانا اور دلوں میں جگہ دینا ہر احمدی کا اولین دینی فرض ہے۔اس سلسلہ میں ہم سب پر کتنی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ اس کی اہمیت وضرورت سیدنا حضرت سلطان القلم کے مقدس الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔حضور فرماتے ہیں:۔

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے''۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 187)

پھر فرمایا:

''جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے''۔

(سیرۃ المہدی ص 8,7)

پھر فرمایا:

وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ (نزول المسیح ص 25)

پھر فرمایا:

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ (کشتی نوح ص 12)

تحریرات کے عظیم الشان انقلابات وعجائبات

سیدنا حضرت مسیح موعود کی مقدس تحریرات کے مطالعہ سے اتنے عظیم الشان انقلابات رونما ہوئے ہیں اور ایسے ایسے عجائبات و برکات کا ظہور ہو چکا ہے کہ انسان ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا اور عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔یہ حضور کے کلمات طیبات ہی تھے جن کو پڑھ کر 88-1887ء میں امریکہ کے مسٹر الیگزینڈر روب (Alex. R. Webb St Lois Mssouri 3021 Eastern Avenue خط وکتابت کے لئے ملاحظہ ہو تصنیف لطیف شحنۂ حق) نے اسلام قبول کیا اور اس طرح پہلی بار نئی دنیا میں بھی دین کا سورج طلوع ہوا۔حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانہ کے مشہور بزرگ تھے جن کا حلقۂ عقیدت اگرچہ لاکھوں تک پھیلا ہوا تھا مگر براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد جب کوئی مریدان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ فرماتے سورج نکل آیا ہے۔اب تاروں کی ضرورت نہیں جاؤ حضرت صاحب کی بیعت کرلو۔حضرت صوفی صاحب نے اسی کتاب کو دیکھ کر اپنی کشفی آنکھ سے حضور کا مقام بلند مشاہدہ کیا اور بے ساختہ پکار اٹھے۔

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

(اشتہار واجب الاظہار وتاثرات قادیان ص 64-68 مرتبہ ملک فضل حسین صاحب مہاجر)

پھر حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کو براہین احمدیہ کا ایک اشتہار ہی ہمیشہ کے لئے حضرت مسیح موعود کے قدموں میں کھینچ لایا اور آپ کو عشق ومحبت کے اس بلند مقام پر پہنچا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سب سے پہلے آپ کو خلافت کا آسمانی تاج پہنچایا گیا۔حضرت مولوی حکیم عبید اللہ صاحب بسمل جو سارے برصغیر پاک وہند میں فارسی کے مسلمہ شاعر اور فردوسی ہند کہلاتے تھے اور ارجح المطالب فی مناقب اسداللہ الغالب کے نامور مؤلف اور اہل تشیع کے مشہور اور شہرۂ آفاق عالم تھے سر الخلافہ پڑھ کر دیوانہ وار قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کرکے آپ کے غلاموں میں شامل ہوگئے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 100,99)

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید افغانستان کی وہ برگزیدہ شخصیت ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی مبارک زندگی میں اپنے صدق کا بے مثال نمونہ دکھایا۔

(تذکرۃ الشہادتین ص8)

اور اپنے خون سے گلستان احمدیت کی آبیاری کی۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں ''اس کی ایمانی جرأت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو''۔

صبر واستقلال کا یہ ناقابل تسخیر پہاڑ جس سے باطل کی قوت ٹکرائی اور پاش پاش ہوگئی آئینہ کمالات اسلام کی اعجازی قوت تحریر اور اس کے مطالعہ کی برکت ہی سے حضرت مسیح موعود کے مقناطیسی اور خدانما وجود کی طرف کھنچا چلا آیا۔ فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین

ملائکہ سے فیضان کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی ایک عجیب روحانی تاثیر اور قوت قدسی حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں یہ ہے کہ

''حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے ...... حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ سے نئے علوم کھلتے ہیں۔

(ملائکۃ اللہ ص194)

تمام اہم علوم کا بیج کتب مسیح موعود میں

حضور کی تصانیف میں تفسیر، تاریخ، سیرت، حدیث، فقہ، تصوف، کلام، موازنہ مذاہب، معاشیات، اقتصادیات، فلسفہ، اخلاق، سیاست، علم النفس، طبقات الارض، ہیئت، طب اسلامی، کیمیا، غرضیکہ دنیا بھر کے تمام علوم پوری شان جامعیت کے ساتھ بیج کے طور پر موجود ہیں۔

(الفضل 26 جولائی 1944ء)

جو آئندہ دنیا کی ہر علمی ریسرچ میں مستقل اور مضبوط بنیاد کا کام دیں گے اسی طرح ہمارا یقین ہے کہ اردو کا شاندار مستقبل حضور کی تحریرات ہی سے وابستہ ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

زمانہ خود اردو کو اس طرف لے جارہا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ اردو کے سمجھے جائیں گے پس ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود کی کتب نمونہ اور ماڈل ہونی چاہئیں خصوصاً آخری زمانہ کی کتابیں ان کی روانی اور سلاست پہلے کی نسبت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ان کی اردو نمونہ کے طور پر ہے اور یہی اردو دنیا میں قائم رہے گی۔ (الفضل 6 راگست 1933ء)

حضرت مسیح موعود کے بے مثال طرز تحریر کو اپنانے کی جماعتی ذمہ داری

نیز فرمایا:

حضرت مسیح موعود کے وجود سے دنیا میں بہت سی برکات ظاہر ہوئی ہیں۔ ان میں سے بہت بڑی برکت آپ کا طرز تحریر بھی ہے۔ اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جارہی ہیں اور یہ انتہا درجہ کی ناشکری اور بے قدری ہوگی کہ اگر ہم اس عظیم الشان طرز تحریر کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے طرز تحریر کو اس کے مطابق نہ بنائیں۔

پس میں اپنی جماعت کے مضمون نگاروں اور مصنفوں سے کہتا ہوں کسی کی فتح کی علامت یہ ہے کہ اس کا نقش دنیا میں قائم ہو جائے۔ پس جہاں حضرت مسیح موعود کا نقش قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے آپ کے اخلاق کو قائم کرنا آپ کے ذمہ ہے آپ کے دلائل کو قائم رکھنا ہمارے ذمہ ہے۔ آپ کی قوت قدسیہ اور قوت اعجاز کو قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے وہاں آپ کے طرز تحریر کو قائم رکھنا بھی جماعت کے ذمہ ہے۔

(الفضل 16 جولائی 1931ء)

بلاشبہ غلبہ حق کی آخری اور فیصلہ کن جنگ میں حق کی شاندار اور عالمگیر فتح کے نقارے آسمانوں پر بج رہے ہیں مگر یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ میدان کارزار کا معرکہ حضرت مسیح موعود کے مخصوص علم کلام روحانی ہتھیاروں اور قلمی اسلحہ سے ہی سر ہوگا۔

اسی لئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''نہ ختم ہونے والا گولہ بارود اور ہر ایک دشمن کو مغلوب کرنے والا توپ خانہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کر دیا ہے اب ضرورت ہے تو اس بات کی کہ آپ لوگ ڈٹ کر ان کا صحیح استعمال کریں اور نہ ہٹیں جب تک کہ منزل مقصود تک نہ پہنچ جائیں''۔

(خطبات محمود ص37 شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

عیسائی دنیا کا اعتراف حق اور اظہار بے بسی

غلبہ حق کا کتب مسیح موعود سے گہرا تعلق کوئی ذوقی مسئلہ نہیں ایک کھلی صداقت اور زندہ حقیقت ہے جس کو کفر کی تیز آنکھ بھی مدتوں سے محسوس کر رہی ہے۔ چنانچہ جنوری 1916ء کے پہلے ہفتہ کا واقعہ ہے کہ مسٹر والٹر (سیکرٹری کرسچن ینگ مین ایسوی ایشن لاہور) مسٹر ہیوم (ایجوکیشنل سیکرٹری) اور مسٹر لیوکس (وائس پرنسپل فورمین کرسچن کالج لاہور) قادیان گئے واپسی پر مسٹر لیوکس نے سیلون میں تقریر کی کہ

عیسائیت اور ...... کے درمیان جو جنگ جاری ہے اس کا فیصلہ کسی بڑے شہر میں نہیں ہوگا بلکہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہوگا جس کا نام قادیان ہے۔ (تفسیر کبیر سورۃ کوثر ص476)

اس واقعہ کے پندرہ سال بعد مشہور معاند اسلام پادری زویمر امریکہ کو قادیان جانے کا موقعہ ملا تو وہ حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کا لٹریچر دیکھ کر اس درجہ خائف اور ہراساں ہوئے کہ انہوں نے لندن کے رسالہ ''چرچ مشنری ریویو'' میں لکھا کہ:

''یہ ایک اسلحہ خانہ ہے جو ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے تیار کیا گیا ہے اور ایک زبردست عقیدہ جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دیتا ہے۔

(تاثرات قادیان ص194)

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

عیسائی دنیا جہاں مسیح موعود کے عظیم الشان لٹریچر سے دہشت زدہ ہے وہاں اس کے کیمپوں میں اپنی بے بسی پر صف ماتم بھی بچھی ہوئی ہے۔ وجہ یہ کہ اگرچہ وہ دنیا بھر کے مادی اور فانی خزانوں کے مالک ہیں مگر افسوس ان کے پاس مسیح ناصری کی لکھی ہوئی کوئی ایک مختصر سی تحریر بھی موجود نہیں۔ چنانچہ پادری طالب الدین صاحب بی اے اپنی کتاب حیات المسیح کے ص135 پر لکھتے ہیں۔

اگر وہ یسوع اپنے خیالات کو خود رقم کرتا تو اس کے نام اور کام کو بقائے دوام حاصل ہوتی اور دنیا کے ہاتھوں میں ایک کامل تصویر آجاتی اور شائد ہم اس بات کو سوچ کر شوق سے بھر جاتے اور بے ساختہ بول اٹھتے کہ اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا رسالہ ہمارے لئے بے قیاس دولت کا خزانہ ہوتا۔

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

رب العرش کا احسان عظیم

رب العرش کے اس احسان عظیم پر ہم جس قدر سجدات شکر بجالائیں بہت کم ہے کہ خداوند کریم جل شانہ وعزاسمہ نے جو ہمارا بیشمار برکتوں والا بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن واحسان والا سچا خدا ہے کہ اس نے ہمیں اپنی نظر عنایت سے وہ مسیح موعود بخشا ہے جس کے مقدس ہاتھوں کی تحریر فرمودہ کتابیں جو آپ کی دائمی اور بے مثال عملی یادگار ہیں چھپ کر اکناف عالم تک پہنچ چکی ہیں اور مردہ دلوں میں زندگی کی نئی روح پھونک رہی ہیں۔

حضرت مصلح موعود کی وصیت

کتب مسیح موعود کی یہی وہ بے مثال شان مسیحائی ہے جس کی بناء پر حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ کو 1925ء کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ

''حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے۔ اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ مسیح موعود کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا آپ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دوں گا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1925ء ص39)

حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رسوا و خراب
پیارو آموختہ درس وفا خام نہ ہو

عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ بیلجیئم پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 11 ستمبر 2004ء کو فرمایا:۔

ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اب گھریلو اخراجات کو ہی لے لیں۔ گھر کے اخراجات کا عموماً ہر عورت کو پتہ ہوتا ہے۔ اب اگر عورت گھر کا خرچ سگھڑاپے سے نہ چلا رہی ہو تو بلاوجہ کے زائد اخراجات ہو جاتے ہیں۔ بعض فضول خرچیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ یا بہانہ بنا کر خاوند سے زائد رقم وصول کر رہی ہوتی ہیں کہ اخراجات زیادہ ہو گئے ہیں تو یہ بھی حقیقی فرمانبرداری اور نیک نیتی نہیں ہے اور نہ ہی یہ گھر کی ذمہ داری مکمل طور پر ادا کرنے والی بات ہے۔

پھر اولاد کی تربیت ہے۔ اپنے خاوندوں کی نسلوں کی اپنی اولاد کی اگر صحیح تربیت نہیں کر رہیں، ان کو لاڈ پیار میں بگاڑ رہی ہیں یا ان کی تربیت کی طرف صحیح اور پوری توجہ نہیں دے رہیں، ان میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔ کیونکہ بعض عورتیں لڑکوں کو زیادہ لاڈ پیار سے بگاڑ دیتی ہیں اور لڑکیوں بیچاریوں کو بالکل ہی پیچھے کر دیتی ہیں جس سے لڑکیاں بعض دفعہ بعض خاندانوں میں Complex کا شکار ہو جاتی ہیں تو یہ بھی صحیح رنگ میں خاوند کے گھر کی حفاظت نہیں ہے۔ جو خاوند اپنے رویے میں ٹھیک نہیں ہیں یا ان کا سلوک اپنے بیوی بچوں سے ٹھیک نہیں ہے، اُن کا گناہ اُن کے سر ہے وہ بھی یقیناً پوچھے جائیں گے۔ لیکن ضد میں آکر اگر تم گھر کے ماحول کو گندہ کر رہی ہو تو گناہگار بن رہی ہو۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ تمہارا ایمان اس وقت تک سلامت ہے، تم اس وقت تک ایمان میں ترقی کرو گی جب تک ان خصوصیات کی حامل ہوگی۔

(روزنامہ الفضل 11 جون 2005ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

تاریخ احمدیت کا نوے سال قبل کا ایک ورق

حضرت مصلح موعود کے دورہ برطانیہ 1924ء کی جھلکیاں اور ویڈیو فلم

ابھی آج ایک دوست نے "whatsapp" پر ایک ویڈیو کلپ بھیجا۔ اس ایک منٹ کی ویڈیو میں حضرت مصلح موعود سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ایک چبوترے کی طرف تشریف لاتے دکھائی دیتے ہیں۔ حضور نے سفید پگڑی زیب تن فرمائی ہوئی ہے اور ساتھ میں حضور کے رفقاء ہیں جو پگڑیوں اور اوورکوٹوں میں ملبوس ہیں۔ حضور ایک سفید رنگ کے چبوترہ پر قدم رنجہ ہوتے اور پھر ہمراہیوں سمیت اس چبوترہ پر دعا میں مصروف نظر آتے ہیں۔

اگلے حصہ میں ایک نہایت عالی شان عمارت دکھائی دے رہی ہے اور اس کے سبزہ زار میں حضور نماز کی امامت فرما رہے ہیں اور پیچھے دو صفوں میں حضور کے ساتھی اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ اس کلپ (clip) کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔

BRIGHTON

NEVER FORGOTTEN

His Holiness The Khalifiah-tul-Masih visits Memorial to Our Fallen Comrades-in-Arms from India in Great War.

Pathe Gazette

اس ایک منٹ کی ویڈیو نے مجھے ایک مرتبہ پھر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے مکتوبات پڑھنے کی تحریص دلائی۔

1924ء میں انگلستان کی مشہور عالمی ویمبلے نمائش کے سلسلہ میں سوشلسٹ لیڈر مسٹر ولیم لافٹس ہیر کی تجویز پر ایک مذاہب کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کانفرنس میں شرکت اور دین حق کے متعلق احمدی نقطہ نگاہ پیش کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود کی خدمت بابرکت میں درخواست کی گئی جسے قبول فرماتے ہوئے حضور 12 جولائی 1924ء کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ اسی سفر میں بیت الفضل لندن کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بھی اس سفر میں حضور کی ہمراہی کا شرف رکھتے تھے اور سفر کے دوران مکتوبات کی شکل میں باقاعدگی سے روداد لکھتے رہے۔

یہ مکتوبات مجلس انصاراللہ پاکستان نے ''سفر یورپ'' کے نام سے شائع کردیئے ہیں۔ حضرت بھائی جی نے نہایت سادہ اور دلنشین انداز میں سفر کی جزئیات تک ایسے قلمبند فرمائی ہیں کہ آج بھی ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں بھی اس سفر میں حضور کی ہمراہی کی سعادت حاصل ہے۔

حضرت بھائی صاحب نے اس روداد میں اس فلم کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ انہیں کیا علم تھا کہ اس کا ایک کلپ آج نوے سال بعد بھی ہمیں دیکھنا نصیب ہوجائے گا۔

خاکسار نے چاہا کہ حضور کے برائیٹن۔ انگلستان کے سفر کی روداد سے جس میں اس چبوترے، عالیشان عمارت اور حضور انور کی نماز کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے، آپ کو بھی سناؤں اور اس لذت میں شامل کروں جس میں سے خاکسار گزر رہا ہے۔

یہ 29/اگست 1924ء اور جمعہ کا دن تھا۔ صبح ساڑھے دس بجے کے قریب حضور مع خدام و مقامی دوستوں کے وکٹوریہ سٹیشن سے سوار ہوکر برائیٹن کو روانہ ہوئے۔ اس کے بعد کی تفصیل حضرت بھائی جی کے قلم مبارک سے درج کی جاتی ہے جو آپ نے 6 ستمبر 1924ء کو اپنے مکتوب میں لندن سے لکھی۔

''6 ٹکٹ درجہ اول پُل مَین گاڑی کے تھے اور 11 ٹکٹ درجہ سوم پُل مَین گاڑی کے تھے۔ 4 دوست اپنے کرایہ پر ساتھ تھے جن میں سے دو اخبارات کے رپورٹر اور دو ہمارے دوست تھے۔ اس طرح کل 21 آدمی کا قافلہ وکٹوریہ سٹیشن سے برائیٹن کو روانہ ہوا جہاں 52 میل کا سفر طے کر کے گاڑی قریباً 52 ہی منٹ میں جا پہنچی۔ گویا 60 میل کی رفتار سے چلی۔

ولایت کی تھرڈ کلاس گاڑی

تھرڈ کلاس جس گاڑی کا نام ہے وہ دراصل ہمارے ملک کی سیکنڈ کلاس سے بھی بہتر معلوم ہوتی ہے۔ اس سے فرسٹ کلاس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کیسی ہوگی۔ سیکنڈ کلاس اور انٹر کلاس اس میں نہیں تھا مگر تھرڈ کہنے کو تھرڈ ہے۔ کرایہ میں ہمارے پنجاب کی فرسٹ کلاس کے قریب ہے۔ اس 52 میل سفر کے لئے تھرڈ کلاس کا کرایہ جو ہمیں پُل مَین گاڑی کے واسطے فی کس ادا کرنا پڑا، 14 شلنگ 8 پنس تھا۔ گویا گیارہ روپے آمدرفت فی کس۔

ایٹ ہوم کے موقع پر حضرت اقدس نے جو پیغام اخبارات کے نمائندگان کے واسطے لکھا تھا، اس کی ایک نقل میں اس عریضہ کے ساتھ الگ شامل کرتا ہوں جس کے ساتھ ہی برائیٹن کے ایڈریس کی بھی نقل ہے جو حضور نے اہل برائیٹن کے ایک مجمع کثیر کے سامنے اول خود اُردو میں پڑھا اور بعد میں مکرم چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے انگریزی میں اس کا ترجمہ پڑھا جو انہوں نے چلتی گاڑی اور ہوتی باتوں میں کیا تھا۔ حضور نے بھی یہ مضمون صبح 8 بجے کے بعد ہی لکھنا شروع کیا اور سٹیشن پر پہنچنے سے قبل ہی مکمل فرما دیا تھا۔ برائیٹن کے سٹیشن سے ہم لوگوں کو 4 موٹروں کے ذریعہ سے ایک جنگل کے میدان میں پہنچایا گیا جو نہایت ہی دلکش اور خوبصورت سبزہ زار مخملی فرش گویا بنا دیا گیا ہے۔ یہ علاقہ پہاڑی علاقہ کے مشابہ ہے مگر پہاڑ نہیں صرف مٹی کے تودے ہیں جو زمین کو ناہموار بناتے اور پہاڑی نظارہ پیش کرتے ہیں مگر باوجود اس نشیب و فراز کے کہیں ایک چپہ بھر جگہ بھی ایسی نظر نہیں آتی جو بدنما ہو یا جس کو بیکار چھوڑ دیا ہو۔ کہیں کھیتی ہے تو کہیں سبزہ زار چراگاہیں قائم ہیں جن میں بھیڑ، گائے اور گھوڑے آزاد اور کھلے کھاتے پیتے پھرتے ہیں۔ ڈلہوزی کا لانوپ اور ڈائن کنڈ کی سبز گھاس کے نظارے اور پھولوں کے تختے کے تختے بھی نظر آئے جن میں سے گزرتے ہوئے ایک مقام پر پہنچ کر موٹریں کھڑی ہوگئیں اور ہم نے دیکھا کہ ایک موٹر ہم سے پہلے وہاں موجود ہے۔ ہم لوگ موٹروں سے اُتر کر ایک میل کے قریب چڑھائی کے رستوں کو عبور کر کے ایک احاطہ میں پہنچے جو ہندوستانی سیّاحوں کی یادگار میں قائم کیا گیا ہے اور جو ہندوستانی وفا اور بہادری اور قربانی کے جذبات کو تازہ کرتا ہے۔ وہاں سنگ سفید کے چبوترہ پر ایک خوبصورت چھتر نما گول گنبد 10,8 فٹ کے قریب بلند کھڑا ہے۔

فوٹو گرافر اور سینما والے

اس جگہ تین فوٹو گرافر بڑے بڑے بھاری کیمرے لئے پہلے سے تیار کھڑے تھے جو بعد میں معلوم ہوا کہ بعض سینما کمپنیوں کے ایجنٹ ہیں اور وہ معمولی فوٹو گرافران کے علاوہ تھے۔ جونہی کہ ہم لوگ حضرت اقدس کے ساتھ ساتھ اس چبوترہ کی طرف بڑھے انہوں نے اپنی مشینوں کو حرکت دے کر چکر دینے شروع کئے جس کے نتیجہ میں خدا جانے کیا عمل کیا کہ ہم سب کی چلتی پھرتی تصویریں ان کے ہاں بنتی چلی گئیں۔

تقریر اور دعا

حضور اس یادگاری چبوترہ پر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ یہاں ہم لوگ کس رنگ میں دعا کرسکتے ہیں۔ طریق دعا اور غرض دعا کی تفصیل بتانے کے بعد حضور نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی اور تمام خدام نے بھی حضور کے ساتھ آمین کہی۔ سینما کے فوٹو گرافر اور دوسرے بھی ہمارے گردوپیش گھومتے اور اپنا کام کرتے رہے۔ دعا کے بعد حضور نے اس چھتری کے گرد ایک چکر لگایا اور دوسری طرف سے ہوکر سیڑھیوں سے خدام سمیت اُتر کر ایک بنگلہ کی طرف گئے جہاں مسافروں کے واسطے چائے وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ چند منٹ ٹھہر کر حضور وہاں سے واپس اپنی موٹروں کے پاس آئے اور تمام ساتھیوں کو لے کر پھر برائیٹن کے شہر میں پہنچے۔

عالیشان مکان

وہ بڑا عالیشان مکان جو ہندوستانی سپاہیوں کے علاج معالجہ اور مرہم پٹی کی غرض سے بطور ہسپتال استعمال ہوتا رہا ہے، اپنی مکانیت، عمارت اور سجاوٹ کے لحاظ سے واقعی بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس کے سامنے ایک وسیع چوگان اور دوسری جانب ایک کھلا میدان جس میں نرم و سبز گھاس کا گویا بچھونا بچھا ہے اور پاس ہی ایک عالیشان ایشیائی طرز کا گنبد دار ہال ہے جس کو غالباً تھیٹر تماشہ یا باجاو موسیقی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ ایڈورڈ فورتھ نے تعمیر کرایا تھا۔

اس ہسپتال کے دروازہ پر حضور کا استقبال مقامی لوگوں اور منتظمین ہسپتال نے کیا اور مکان کے تمام کمرے اور گرد و پیش کی تعمیرات حضور کو دکھائیں اور بعض مقامات پر تفصیل سے حالات عرض کئے۔

نماز جمعہ

چونکہ جمعہ کا دن تھا اور نماز کا وقت ہوچکا تھا حضور نے منیجر مکان سے نماز کے واسطے جگہ پوچھی۔ اس نے ہسپتال کے جنوب مشرقی جانب کے وسیع زار میں قالین بچھوا دیئے جن پر ہم لوگوں نے اپنے جائے نماز بچھا کر (نداء) کہی۔ حضور نے خطبہ پڑھا اور پھر نماز پڑھائی جس کے ساتھ ہی نماز عصر بھی جمع کرلی گئی۔ اس نماز کے بھی لوگوں نے مختلف فوٹو لے لئے۔ وضو حضرت اقدس نے اور حضور کے خدام نے بھی ہسپتال کے زیریں حصہ میں کیا جہاں غسل خانوں کے ساتھ پانی کے نل بھی موجود تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مضمون

نماز سے پہلے حضور نے غربی جانب کے بڑے پورچ میں کھڑے ہوکر وہ ایڈریس اردو میں خود پڑھا جو حضور نے اس موقع کے واسطے جمعہ کی صبح ہی کو لکھا تھا جس کو لوگوں کے بہت بڑے اژدھام نے ادب، توجہ اور محبت سے سُنا اور متاثر ہوئے۔ اس کے بعد مکرم جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ سنایا جس پر لوگوں نے بار بار ہیئر۔ ہیئر کہا اور خاتمہ پر خوب تالیاں پیٹیں اور خوشی سے اُچھلے۔

ایڈورڈ فورتھ کا ہال

نماز جمعہ کے بعد پاس ہی کے ایک ریسٹورنٹ میں حضور نے مع تمام خدام کھانا تناول فرمایا۔ کل 21 آدمی شریک کھانا تھے اور بل کھانے کا 6 پونڈ کا

ہوا۔ کھانے کے بعد حضرت نے وہ بڑا ہال دیکھا جو ایڈورڈ فورتھ نے بنا کر دیا تھا۔ اس ہال میں دو جگہ پر یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ اور چاند اور ستارے کا نشان بھی متعدد مقامات پر موجود ہے جو مصلحت الٰہی نے نہ معلوم کس مقصد کے لئے لکھوایا اور قائم رکھا ہے۔

ساحل سمندر کی سیر

اس شاندار اور خوبصورت عمارت کو دیکھنے کے بعد حضور موٹر میں بیٹھ کر سمندر کے کنارے تشریف لے گئے اور دوسرے تمام خدام پیدل پہنچے جہاں ہزاروں مرد، عورت، بچے، جوان اور بوڑھے سمندر کے کنارے بیٹھے سیر کر رہے تھے۔ کنارے کو صاف رکھنے کے لئے چھوٹے چھوٹے پتھر لاکھوں من وہاں بکھیرے گئے ہیں۔ جن پر چلنا ایک شور بپا کر دیتا ہے۔ گول گول پتھر اخروٹ کے برابر کے ریت کی جگہ بچھائے ہوئے ہیں۔ چلنے میں پاؤں ٹخنوں تک اندر گھس جاتا ہے اور پتھروں کی آواز سے ایک شور اُٹھتا ہے۔

سمندر کی موجوں میں عموماً بچے کھیلتے اور نہاتے نظر آتے تھے۔ کوئی کوئی عورت بھی تھی۔ بعض نوجوان بھی متوسط عمر کے لوگ کنارے پر بیٹھے ہوئے مطالعہ یا سیر میں مصروف تھے۔ ہمارے ہاں کے ہندو تیرتھ ہردوار کے میلہ کا سا رنگ نظر آتا تھا اور بڑی چہل پہل تھی۔

سمندر کے اندر نصف میل کے قریب لمبا ایک پلیٹ فارم لکڑی کا بنا کر اس میں مختلف اقسام کے کھیل تماشے بنائے گئے ہیں کہیں باجا بجتا ہے تو کہیں جوا کھیلا جاتا ہے کہیں ورزش اور زور آزمائی کے کرتب دکھائے جاتے ہیں تو کہیں تھیٹر اور سینما کہیں انگریز عورتوں کے ناچ اور گیت ہیں تو کہیں کشتی و مُکّہ بازی اور ہنسی تمسخر کے اکھاڑے، غرض ہر قسم کے سامان موجود تھے جن میں ہزاروں ہی آدمی جمع تھے۔ ٹکٹ فی کس 3 آنہ دینا پڑتا ہے۔ حضور نے یہ مقام بالکل نہ دیکھا اور کسی دوسرے قدرتی منظر کی طرف تشریف لے گئے۔

گاڑی برائیٹن سے 5 بجکر 5 منٹ پر روانہ ہوئی مگر حضور واپس نہ آسکے۔ اس وجہ سے ہم لوگ سٹیشن پر ہی رہے۔ تھوڑی دیر بعد حضور تشریف لے آئے اور اس طرح ہم لوگ حضور کے ہمرکاب 5 بج کر 35 منٹ کی گاڑی پر واپس برائیٹن سے لنڈن روانہ ہوئے۔

یہ فلم کس طرح بنی اور کس طرح دعوت الی اللہ کا موجب ہوئی؟ اس کی مزید تفصیل ہمیں ’’تاریخ احمدیت‘‘ جلد 4 میں ملتی ہے جہاں اس سفر اور فلم کے بارہ میں مزید تفصیل درج ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

’’(قیام لندن کے) دوسرے ہفتہ میں حضور برائیٹن کے قصبہ میں تشریف لے گئے اور جنگِ عظیم میں جان دینے والے سپاہیوں کی یادگار میں چھتری میں دعا کی کہ جس طرح یہ ایک نشان ہے ان لوگوں کا جو ایک دنیاوی غرض کے لئے متحد ہوئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان چھتری کے نیچے مشرق و مغرب کو جمع کر دے۔ حضور نے دعا سے پہلے ایک تقریر بھی فرمائی۔ سینما والوں نے اس نظارہ کی تصویریں سینما میں دکھائیں اور اخبارات نے مفصل خبریں شائع کیں۔ حضور چھتری میں دعا کے بعد ایوانِ شاہی کو گئے اور اس کے دروازہ پر ایک ہجوم کے سامنے اپنا پیغام سنایا جس کا ترجمہ مکرم چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھا۔...... اخبار الفضل سے معلوم ہوتا ہے کہ برائٹن کی یادگار تقریب کے فلمی نظارے دنیا بھر کے سینما گھروں میں دکھلائے گئے۔ چنانچہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی رپورٹ میں ہے کہ

’’خدا تعالیٰ کی قدرتیں بھی عجیب در عجیب ہیں ساری دنیا میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر پہنچانے کے لئے یہ سامان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو برائیٹن میں دعوت دی گئی۔ حضور تشریف لے گئے اور سارا قافلہ ہمرکاب تھا۔ ادھر فوٹو گرافروں کے دل میں تحریک ہوئی اور وہ وہاں جا پہنچے۔ انہوں نے وہ نظارے فلموں میں بھر کر سینما میں بھیج دیئے۔ اب وہ فلمیں ہیں جو عراق میں، عرب میں، مصر میں، شام میں، امریکہ و افریقہ میں غرض تمام دنیا میں چکر لگا رہی ہیں‘‘۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 450)

غزل

ردائیں ہیں حفاظت چھن گئی ہے
ہے سورج پر تمازت چھن گئی ہے

میری دیوار کا سایہ نہیں ہے
ہوئی تھی جو عنایت چھن گئی ہے

ہے سارے شہر میں کیوں ہُو کا عالم
سنا ہے ان سے سطوت چھن گئی ہے

میرا ہمسایہ بھوکا سو گیا ہے
میرے دل سے ندامت چھن گئی ہے

میرے اسلاف کو جو دی گئی تھی
کہوں کس سے فراست چھن گئی ہے

یہاں دل ہو گئے ہیں بانجھ افضل
یہاں لوگوں سے الفت چھن گئی ہے

مرزا محمد افضل ٹورانٹو۔ کینیڈا

مکرم ندیم خان صاحب

میری پیاری امی جان محترمہ اقبال صدیقہ صاحبہ

میری پیاری امی جان محترمہ اقبال صدیقہ صاحبہ 22 نومبر 2012ء کو صبح 9 بجے اس دیارِ فانی سے کوچ کر کے اپنے رب کریم کے حضور حاضر ہو گئیں۔

امی جان کے والد حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کو 313 رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ جن کی تعلیم و تربیت حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کے زیر سایہ ہوئی۔ اس لئے امی جان کے گھر کا ماحول بچپن سے ہی روحانی، تعلیمی اور احمدیت سے وابستگی کا ماحول تھا۔

شادی کے بعد کچھ دیر قادیان دارالامان میں قیام کیا اور سلسلہ احمدیہ کی برکات سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ حضرت اماں جان سے ملاقاتوں میں شفقت بھری نصائح اور دعائیں حاصل کرنے کا سنہری موقع ملا۔ بیت الدعا میں حاضر ہو کر دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ والد مرحوم خان بشیر احمد خان صاحب آف جھڈو گودام نے سندھ میں فوج کی ملازمت کی وہاں احمدیت کی مخالفت جنون کی حد تک تھی وہ لوگ احمدیوں کو جان سے مارنا کار ثواب سمجھتے تھے۔ والد صاحب کی بہت زمین تھی۔ خوشحالی تھی۔ لیکن مخالفین کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے حالات بہت خراب ہو گئے۔ والد صاحب پر ایک بار قاتلانہ حملہ بھی ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی زمینوں پر جب بھی تشریف لاتے۔ ہم سب ملاقات کرتے۔ حضور نے والد صاحب کو مشورہ دیا کہ بیوی بچوں کو ربوہ بھجوا دو تا کہ دینی ماحول میں ان کی اعلیٰ تعلیم و تربیت ہو سکے۔ چنانچہ امی جان ہم سب بچوں کے ساتھ 1956ء میں ہجرت کر کے ربوہ آ گئیں۔ یہ ایک بہت بڑا مجاہدہ تھا اور عزم و ہمت کی طویل راہ کا آغاز۔

ننھے ننھے معصوم بچوں کے ساتھ تن تنہا رہنا بڑا مشکل کام تھا۔ لیکن امی جان نے اپنے شب و روز اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے وقف کر دیئے۔ امی جان ہمارے سکولوں میں ہمارے لئے پیدل چل کر تازہ لنچ لاتیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مولانا بقاپوری صاحب، حضرت مولانا راجیکی صاحب، حضرت شاہجہانپوری صاحب سے ملاقاتیں کر کے ان سے دعا کے لئے کہتیں۔ دعائے نیم شب میں سلسلہ کے لئے گریہ زاری سے گر پڑتیں۔ بچوں کے امتحانوں میں روزے رکھتیں۔ رمضان کا مہینہ بیت مبارک ہی میں گزرتا۔ کسی حال میں بھی روزہ نہ چھوڑتیں۔

ان کے شب و روز اولاد کے لئے وقف تھے۔ بے حد پرہیزگار، متقی، عبادت گزار، صاحب کشوف و رؤیا خاتون تھی۔ صبر، ہمت و حوصلہ، جرأت و بہادری کی داستان ان کی زندگی تھی۔ ان کی دعاؤں کا ہی ثمر ہے کہ ہم سب بہن بھائی اعلیٰ تعلیم سے مستفیض ہوئے اور ہمیشہ خلافت اور سلسلہ سے وابستہ رہے۔

8 مارچ 1980ء کو ہمارا جواں سال بھائی سلسلہ کی خدمت بجالاتے شہید ہو گیا۔ تو اس کمر توڑ صدمہ کو امی جان نے بے مثال صبر سے برداشت کیا۔ یہ غم ہمارے لئے بہت بڑا تھا۔ والدہ صاحبہ ایک دن تنہائی میں جواد شہید کی یاد میں بے حد افسردہ ہو گئیں۔ تو غیب سے آواز آئی۔ ’’وہ ہماری امانت تھا۔ ہم نے واپس لے لیا۔ تو کیوں غم کرتی ہے‘‘۔ اس کے بعد والدہ صاحبہ کبھی جواد کی یاد میں دلگیر نہ ہوئیں۔ رضائے الٰہی پر شاکر رہیں۔ علمی و ادبی شوق بہت رکھتی تھیں۔ شاعری سے بہت شغف تھا۔ قادیان میں رہائش کے زمانے میں مصباح میں ان کے مضامین چھپتے۔ تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت پر کافی عبور حاصل تھا۔ جب کبھی ہمیں کسی بات کی تصحیح کی ضرورت ہوتی۔ امی جان سے رجوع کرتے۔ اکثر ہمارے والدین میں باہمی گفتگو کا موضوع سچی خوابیں۔ اولیاء اللہ کا ذکر اور خدا تعالیٰ سے تعلق و عشق ہی ہوتا۔ دوسروں کے دکھ درد شدت سے محسوس کرتیں۔ صدقات، توفیق سے بڑھ کر دیتیں۔ کبھی کسی کی دلآزاری نہ کرتیں، گلہ شکوہ، غیبت، چغلی ان کا شیوہ نہ تھا۔

سب بہن بھائیوں کو ان کی خدمت کا سنہری موقع ملا۔ عاجز کو بھی والدہ صاحبہ کی خدمت کی سعادت ملی۔ سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے والدہ کی شفقت خاص میرے حصہ میں آئی۔ میری اور فواد بھائی کی جدہ میں رہائش کے دوران والدہ ہمارے پاس تشریف لائیں اور حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ اوسلو میں قیام کے دوران میری ہر شام امی جان کی عیادت کے لئے وقف ہوتی۔ انہیں میرا انتظار ہوتا اور میرے دل مضطر کو ان سے مل کر ان کو دبا کر باتیں کر کے دکھ درد بانٹ کر قرار آتا۔ صرف زندگی کے آخری 3 سال بستر پر رہیں۔ لیکن انتہائی صبر سے یہ وقت کاٹا آپ نے طویل عمر پائی۔

خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمارے غمزدہ دل کو قرار دے اور ہمیں امی جان کی دعاؤں کے سائے میں رکھے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نوابشاہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حافظ نعمان احمد صاحب ابن مکرم رانا امتیاز احمد صاحب نواب شاہ نے مدرسۃ الحفظ ربوہ سے حفظ مکمل کیا اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ خاکسار کی زیرصدارت تقریب آمین کے 13 مارچ اور 4 اپریل 2014ء کو دو پروگرام ہوئے۔ مکرم حافظ نعمان احمد صاحب سے قرآن سنا گیا۔ اور دعا کروائی گئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی نیک تمنائیں پوری کرے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلاتا چلا جائے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالباسط مومن صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے مورخہ 17 اپریل 2014ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا نے اس کا نام ہارون احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم کا پوتا، مکرم صوفی عبدالعزیز، حضرت صوفی نبی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313 کی نسل سے اور مکرم فیض احمد چیمہ صاحب آف نارتھ کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ بچہ کو صحت وتندرستی والی درازی عمر والا، نیک، خادم دین، خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والا، حافظ قرآن، والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور خود حامی وناصر ہو۔ آمین

ولادت

مکرم فضل احمد ناز صاحب معلم سلسلہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ مہوش فضل صاحبہ اہلیہ مکرم عامر محمود صاحب سابق مراقب خدام الاحمدیہ محلّہ دارالصدر غربی قمر کو 12 مئی 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام یاسر محمود اکبر عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی تحریک میں بھی شامل ہے۔ نومولود مکرم حکیم محمد اکبر صاحب لندن کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، خادم دین، خلافت کا سچا وفادار، درازی عمر والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم وقف جدید گوٹھ غلام محمد ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ گوٹھ غلام محمد ضلع عمرکوٹ کے چار بچوں جاذب احمد ابن مکرم اشتیاق احمد صاحب، اریشہ طیب بنت مکرم طیب احمد صاحب، اقصاء بتول بنت مکرم خلیل احمد صاحب اور خضراء ندیم بنت مکرم ندیم احمد صاحب نے قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 10 مئی 2014ء کو محترم اشتیاق احمد صاحب صدر جماعت گوٹھ غلام محمد نے تقریب آمین کے موقع پر بچوں سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ اب یہ بچے خاکسار سے ترجمۃ القرآن بھی سیکھ رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قرآن کریم سمجھنے، تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ سدرۃ الرحمٰن ماہم صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم مدثر احمد عالم صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم راجہ مبارک احمد عالم صاحب مرحوم کے ساتھ مورخہ 16 مئی 2014ء کو بیت المبارک میں بعد نماز مغرب مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کیا۔ دلہن مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب آف نانوڈوگر ضلع شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم ملک سلطان علی ریحان صاحب آف احمدے والا ضلع سرگودھا کی نواسی ہے۔ دولہا مکرم راجہ محمد عالم صاحب آف میرپور آزاد کشمیر کا پوتا اور مکرم راجہ عبداللہ صاحب سابق کارکن خلافت لائبریری کا نواسہ ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم ملک آصف منیر صاحب دارالصدر غربی لطیف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے مورخہ یکم مئی 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام صباح الدین تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم ملک منیر الدین صاحب دارالصدر غربی لطیف ربوہ کا پوتا اور مکرم خواجہ ارشاد احمد صاحب صدر جماعت گلشن راوی لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نمایاں اعزاز

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب صدر شعبہ ہائیکنگ مجلس صحت مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ایک احمدی دوست مکرم رحمٰن صاحب ربوہ کی بیٹی عیشہ رحمٰن صاحبہ عمر 14 سال نے امسال بلتر میں National Skiing Championship میں دو گولڈ میڈلز (Slalom اور Giant Slalom) حاصل کئے۔ ان کو ملنے والی ٹرافی پہلی دفعہ تیس سال بعد آرمی ایئرفورس سے نکل کر پنجاب میں آئی ہے۔

اسی طرح ان کی دوسری بیٹی زرینہ رحمٰن صاحبہ عمر 15 سال نے برونز میڈل پروفیشنل کیٹیگری میں حاصل کیا ہے اور اولمپکس کیلئے کوالیفائی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات ان کیلئے مبارک کرے۔ آمین

حالات زندگی مکرم ہومیو ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب

مکرم ہومیو ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب مرحوم کے حالات زندگی اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اگر ان سے متعلق کوئی واقعہ، تحریر، کلام یا تصویری مواد وغیرہ موجود ہو، تو خاکسار کو ارسال فرمائیں۔ تصاویر استعمال کے بعد واپس کردی جائیں گی۔

فون: 047-6212370

Email:absaraja@yahoo.com

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نوابشاہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ بیوہ محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید نواب شاہ مورخہ 26 مارچ 2014ء کو بعمر 72 سال نواب شاہ میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم ماسٹر جان محمد صاحب آف فاروق آباد کی صاحبزادی تھیں۔ 27 مارچ کو ان کی نماز جنازہ شام 5 بجے مکرم ناصر احمد منظور صاحب مربی ضلع نواب شاہ نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد ارشد میمن صاحب امیر ضلع نوشہرو فیروز نے دعا کرائی۔ محترمہ خالہ صاحبہ کی پیدائش قادیان کی ہے۔ بعد از تقسیم ہمارے نانا کا خاندان فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں آباد ہوا۔ ان کی شادی 1958ء میں محترم محمد یوسف صاحب (سابق امیر ضلع نواب شاہ) سے ہوئی۔ محترمہ نے ساری عمر نوابشاہ ہی میں بسر کی۔ انہیں اپنی زندگی میں کافی صدمات سے گزرنا پڑا۔ 1975ء میں صرف ایک رات کے وقفہ سے ان کے دو بچے فوت ہوگئے تھے۔ جون 2005ء میں ان کے بڑے بیٹے مکرم محمد اسلام صاحب انتقال کر گئے۔ ان کے دو یتیم بچوں کی کفالت محترمہ ہی کے ذمہ تھی۔ ستمبر 2008ء میں ان کے خاوند محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب کو شہید کردیا گیا۔ یہ ان کے لئے بہت ہی بھاری صدمات تھے۔ اپریل 2013ء کے آغاز میں معاندین جماعت نے ان کے بیٹے مکرم محمد آصف داؤد صاحب کو گولیاں مار کے زخمی کردیا تھا اور اوائل 2014ء میں ان کے ہونہار بیٹے مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب ربوہ میں انتقال کرگئے۔ اس صدمہ کے دو ماہ کے اندر اپنے خدا کے حضور حاضر ہوگئیں۔ مرحومہ خلیفہ وقت کے خطبات کی عاشق و دلدادہ، نمازوں و تلاوت قرآن پاک کی پابند اور چندے وقت پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والی تھیں۔ امام وقت سے محبت وعقیدت کا خاص تعلق تھا۔ تسبیح وتحمید کرنے والی، تہجد گزار، نوافل ادا کرنے والی اور باوجود کمزوری صحت کے روزوں کے رکھنے کی توفیق پاتی رہیں۔ محترمہ شفیق خاتون ہیں۔ اپنے یتیم پوتے اور پوتی کی کفالت کے لئے کوشاں اور تعلیم وتربیت کے لئے فکرمند رہتی تھی اور خدا تعالیٰ سے مہلت کی طالب رہتی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں 2 بیٹے اور 1 بیٹی اور 16 پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

احباب مختلف شہروں سے اظہار افسوس کیلئے بھی کئی روز آتے رہے اور بے شمار افراد نے فون پر اظہار افسوس کیا۔ خاکسار اس غم کے موقع پر دلداری کرنے والے سب احباب کا اپنی اور سب اہل خانہ کی جانب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے مرحومہ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ

ضلع نواب شاہ

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں کہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ نے مندرجہ ذیل مقامات پر ماہ جنوری 2014ء کے دوران سیرت النبی ﷺ کے جلسے منعقد کرنے کی سعادت پائی۔ ان جلسہ جات میں مقررین نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے تقاریر کیں۔ نواب شاہ شہر کے تین حلقہ جات کے علاوہ باندھی، رحمٰن آباد، دوڑ، سکرنڈ، قاضی احمد اور گوٹھ یار محمد چانڈیو۔

لجنہ اماء اللہ نے بھی جلسوں کا انعقاد کیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب حافظ آبادی حال مقیم لندن' پیشاب کی بندش اور شدید کمزوری کی وجہ سے آجکل ٹوٹنگ کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں چند دن سے انہیں پیشاب کی نالی لگادی گئی ہے جس سے درد کی شدت میں کمی ہوئی ہے تاہم ابھی تک بلڈ انفیکشن ہے۔ احباب سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم راشد احمد چیمہ صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم مبارک احمد چیمہ صاحب کارکن دفتر حفاظت مرکز کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت وتندرسی والی لمبی زندگی دے اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ امۃ الرؤف باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نعیم اللہ باجوہ صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میری خوشدامن مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہ نواز باجوہ صاحب مرحوم سی سی یو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

مکرم طاہر احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ نظامت مال وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں۔

روزنامہ الفضل 24 مئی 2014ء کو خاکسار کی والدہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ کی وفات کے اعلان میں کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں۔ جن کی تصحیح درج ذیل ہے۔ مرحومہ کے والد مکرم اللہ رکھا صاحب کا تعلق ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ والدہ کے دادا حضرت میاں جمال دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود احمدی ہوئے تو احمدیت والدہ صاحبہ کے خاندان میں آئی۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم راحت احمد صاحب سابق جنرل سیکرٹری ویانا آسٹریا ہیں۔

(بقیہ از صفحہ 1)

کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبی ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

مزید معلومات کے لئے 047-6212968 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

سانحہ ارتحال

مکرم نسیم احمد ہرل صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پھوپھی محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغنی بھٹی صاحب دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ مورخہ 14 مئی 2014ء کو بعارضہ قلب وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی عمر 79 سال تھی۔ آپ کے بچے غیر ملک مقیم تھے۔ بچوں کی آمد پر مورخہ 17 مئی کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہر سال باقاعدگی سے روزے رکھتیں۔ مہمان نواز تھیں۔ چھوٹے بڑوں سے بہت پیار محبت اور ہمسایوں سے حسن سلوک سے پیش آتی تھیں۔ خلافت سے بے حد محبت کرنے والی، خلیفہ وقت کی طرف سے ہر تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیتیں۔ چندہ جات وقت پر ادا کرتیں۔ آپ نے ربوہ میں تقریباً 55 سال گزارے کبھی کسی نے آپ کا گلہ شکوہ نہ کیا۔ اپنے بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند مکرم عبدالغنی بھٹی صاحب چار بیٹے مکرم عبدالرشید انور صاحب مربی سلسلہ ایسٹرن کینیڈا، مکرم عبدالسلام اسلم صاحب صدر جماعت کوئینز لینڈ آسٹریلیا، مکرم عبدالمنان جاوید صاحب نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ، مکرم عبدالغفور جاوید صاحب صدر جماعت کرالی لندن اور متعدد پوتے پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت ملک لیکڑھ خان ہرل صاحب آف سڑوعہ کی پوتی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

زمین جیسا سیارہ Kepler

خلا بازوں کے عالمی گروپ کے مطابق ایک نیا سیارہ دریافت ہوا ہے۔ جو زمین سے ملتا جلتا ہے۔ نہ ہی یہ بہت بڑا ہے اور نہ چھوٹا اور اس کا موسم بھی معتدل ہے۔ یہ نیا سیارہ جس کا نام Kepler-186F ہے۔ ہماری زمین کے حجم کے برابر ہے۔ یہ سیارہ ایک ستارہ کے گرد تقریباً 500 نوری سالوں کی دوری پر گردش کر رہا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق یہ فاصلہ اس سیارے پر پانی کی موجودگی کے لئے بالکل مناسب فاصلہ ہے اور اس سیارے پر زندگی کی علامت بھی ہے۔

(وائس آف امریکہ 18/اپریل 2014ء)

جدید ترین سمارٹ واچ

امریکہ کی ایک کمپنی نے ایک ایسی سمارٹ واچ تیار کی ہے جو ''آئی فون'' اور ''اینڈ رائیڈ'' موبائل دونوں کے ساتھ کنیکٹ ہو جاتی ہے، جس سے فون کال بھی کی جاسکتی ہے اور میسج بھی۔ اس کی سکرین 3 انچ چوڑی ہے اور اس کے اندر مائیکرو فون، کیمرا اور جی پی ایس کی سہولت موجود ہے۔

(روزنامہ دنیا 18/اپریل 2014ء)

تعطیل

مورخہ 27 مئی 2014ء کو روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ ایجنٹ حضرات اور احباب کرام نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26 مئی

طلوع فجر	3:29
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:08

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26 مئی 2014ء

2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء
4:00 am	سوال وجواب
6:10 am	گلشن وقف نو
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کے اعزاز میں سڈنی میں استقبالیہ تقریب 18/اکتوبر 2013ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 15-اگست 2008ء
9:00 pm	راہ ھدیٰ
11:25 pm	حضور انور کے اعزاز میں سڈنی میں استقبالیہ تقریب

فیصل کراکری اینڈ کچن الیکٹرونکس
ہمارے پاس چولہے امپورٹڈ اور لوکل بے شمار ورائٹی نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں۔
نیز ماربل فٹنگ اور شیشہ ٹاپ وغیرہ میں بھی چولہے دستیاب ہیں۔
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
0323-9070236

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر چھوٹے بڑے پارسل جرمنی بھجوانے پر حیرت انگیز کمی 20 کلو یا اس سے زائد 380 روپے فی کلو
برانچ: نزد سپر برگر بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت بھی ہے
یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گولبازار نزد مسلم کمرشل بینک ربوہ فون: 047-6214955
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

FR-10

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

بسم اللہ فیبرکس
آگیا جی آگیا۔ لان میلہ 2014ء
کلاسک لان، سٹار کلاسک لان، رشید کلاسک لان، فتح کلاسک لان، جوبلی کلاسک لان سٹار کرینکل دوپٹہ، کرینکل بازو،
نیز ہمارے پاس اعلیٰ کوالٹی کا مردانہ کپڑا بھی دستیاب ہے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز ڈوگر برادرز 0300-7716468 0313-7040618

مکان برائے فوری فروخت
7/12 دارالصدر غربی
رابطہ: 0333-4508246 0346-2555192

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
گھروں کی تعمیر اور ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0300-4201198
طالب دعا: قیصر خلیل خاں